



سوال

احرام والی خاتون کو نقاب پہننے سے کیوں منع کیا گیا؟

جواب

الحمد للہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج یا عمرہ کیلئے احرام باندھنے والی خاتون کو نقاب اور دستاں پہننے سے منع فرمایا۔" بخاری

لیکن یہ بات کہیں بھی نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو چہرہ ڈھانپنے سے منع کیا ہو، اور نہ ہی کہیں یہ بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو چہرہ کھلنے کا حکم دیا ہو۔

اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خواتین اجنبی مردوں کے پاس سے گزرتے وقت اپنے چہروں کو نقاب کے بغیر کسی اور کپڑے سے ڈھانپ لیتی تھیں۔

چنانچہ خواتین کو نقاب اور دستاں پہننے سے منع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ: خواتین ایسا کوئی لباس مت پہنیں جو انکے چہرے اور ہاتھوں کے مطابق سلا ہوا ہو، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہاتھوں اور چہرے کو ڈھانپنا ہی منع ہے۔

اور یہ حکم بالکل ایسے ہی ہے جیسے آپ نے احرام والے مردوں کو قمیص اور شلوار پہننے سے روک دیا؛ اب اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ احرام والا آدمی نکار ہے، بلکہ تہہ بند اور چادر سے اپنے جسم کو ڈھانپ کر رکھے۔

چنانچہ مرد کو جسم کے مطابق سلا ہونے لباس پہننے سے منع کیا گیا، اور اسے شلوار قمیص کے علاوہ دیگر سادہ کپڑے سے جسم کو ڈھانپنے کا حکم دیا گیا، یہی حکم عورت کا ہے کہ اسے نقاب اور دستاں پہننے سے منع کیا گیا، تاہم پھر بھی عورت اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کسی اور چیز سے ڈھانپ سکتی ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو یہ اجازت نہیں دی کہ احرام یا کسی اور حالت میں چہرہ کھلا رکھے، بلکہ نقاب پہننے سے منع کیا گیا ہے، جیسے دستاں پہننے سے منع کیا گیا، ایسے ہی مرد کیلئے شلوار قمیص پہننے کی ممانعت ہے، اور یہ بات سب کیلئے عیاں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت کے بعد اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ بدن کے ان حصوں کو ڈھانپنا ہی نہ جائے، بلکہ تمام لوگوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ مرد اپنے جسم کو تہہ بند اور چادر سے ڈھانپ کر رکھیں گے۔۔۔ اب یہاں نص کی مراد پر اضافہ کرتے ہوئے یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ عورت کیلئے اپنے چہرے کو سب کے سامنے کھلا رکھنا جائز ہے؟ کس نص کا یہ تقاضا ہے؟ کیا مفہوم مخالف، عموم، قیاس، یا مصلحت کا یہ تقاضا ہے؟! بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ عورت کا چہرہ مرد کے بدن کی طرح ہے، لہذا عورت کے چہرے کو ایسے لباس سے ڈھانپنا حرام ہے جو چہرے کیلئے مخصوص انداز سے تیار شدہ ہو، جیسے نقاب اور برقع وغیرہ ہیں، بلکہ اسکے ہاتھ کا بھی یہی حال ہے، کہ ہاتھوں کو ہاتھ کے مطابق بننے ہوئے دستاں سے ڈھانپنا حرام ہے، جبکہ آستین سے ہاتھوں کو ڈھانپنا، اور سر کو اوڑھنی، دھوپٹ، اور کسی کپڑے سے ڈھانپنا کہیں بھی منع نہیں ہے" انتہی

"بدائع الشواہد" (665-2/664)

اور "فتاویٰ اللجنة الدائمة" (193-11/192) میں ہے کہ:



"حج یا عمرے کے لئے احرام باندھی ہوئی عورت کا نقاب یا دستا نہ پہننا اس وقت تک جائز نہیں ہے، جب تک کہ وہ کحل اول حاصل نہ کر لے، البتہ وہ اپنے سر پر ڈالے ہوئے ڈوپٹے سے اپنا چہرہ صرف اس وقت ڈھانکے گی، جب کہ اس کو کسی غیر محرم کی اس پر نظر پڑنے کا اندیشہ ہے، اور یہ اندیشہ ہمیشہ نہیں رہتا ہے، اس لئے کہ بعض عورتیں غیر محرم سے دور صرف اپنے محرموں کے ساتھ ہوتی ہیں، اور جو عورت غیر محرم سے دور نہیں ہو سکتی وہ اپنے چہرہ پر اوڑھنی ڈالے رکھے گی، اور اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اسی طرح وہ اپنے ہاتھوں کو بھی دستا نہ پہننے کے بغیر عبایا وغیرہ کے آستین کے ذریعہ چھپائے گی۔
اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے، صلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم"

شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز، شیخ عبد الرزاق عقیفی، شیخ عبد اللہ بن غدیان، شیخ عبد اللہ بن قعود انتہی

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"حدیث: (عورت نقاب اور دستا نہ مت پہننے) کا مطلب یہ ہے کہ: ایسا کپڑا چہرے پر مت پہننے جسے خصوصی طور پر کاٹ کر چہرے کے مطابق سلانی کیا گیا ہو، یا ہاتھوں کیلئے تیار کیا گیا ہو، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ عورت اپنا چہرہ، اور ہاتھ ڈھانپنے ہی نہ، کچھ لوگوں کی غلط فہمی ہے جو یہ مطلب بیان کرتے ہیں، ہاتھوں اور چہرے کو ڈھانپنا لازمی ہے، لیکن نقاب اور دستا نہوں کے بغیر انتہی
"مجموع فتاویٰ ابن باز" (5/223)

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ "الشرح الممتع" (7/165) میں کہتے ہیں :

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کوئی بات ثابت نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو چہرہ ڈھانپنے سے منع کیا ہو، بلکہ وارد شدہ ممانعت نقاب سے متعلق ہے، اور چہرے کو کسی بھی شے سے ڈھانپنے کی نسبت نقاب سے ڈھانپنا ایک خاص امر ہے کیونکہ نقاب چہرے کا مخصوص لباس ہے، تو گویا عورت کو چہرے کا مخصوص لباس استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے، جیسے مرد کو پورے جسم کا مخصوص لباس پہننے سے منع کیا گیا ہے انتہی

یہاں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ احرام والی عورت کو نقاب پہننے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ یہ چہرے کے مطابق تیار کیا جاتا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ عورت کے چہرے کو احرام کی حالت میں علانے کرام مرد کے بدن کی طرح کہتے ہیں۔

واللہ اعلم